© rasailojaraid.com

کے حامیوں نے مولانا ہزاروی کو دفتر جمعیت رنگ محل لاہور کی سیڑھیوں سے اٹھا کر نیچے پھینک دیا اور پھر جمعیت دو واضح گروپوں میں تقسیم ہو کر رہ گئی اور آج تک تقسیم کے عمل سے دو چار ہے۔ یقیناً یہ مولانا ہزاروی جیسے مرد حق پرست اور درویش سے بد تمیزی کی سزا ہے۔ مولانا ہزاروی اور مفتی محمود ۱۹۷۰ء کی قومی اسمبلی میں اکٹھے پہنچے مگر ۱۹۷۳ء میں دونوں اپنے اپنے گروپوں کی نمائندگی کر رہے تھے۔ لیکن مفتی صاحب مولانا ہزاروی کو سیاسی میدان میں شکست دینے میں کامیاب ہو کر آگے نکل گئے۔

مفتی محمود مرحوم نے سیاست میں بڑا نام کمایا۔ وہ ۱۹۷۷ء میں قائد حزب اختلاف تھے اور قومی اتحاد کے صدر بھی۔ انہی کی قیادت میں "نام نہاد تحریک نظام مصطفیٰ" بھی چلی۔ مفتی محمود مرحوم نے پاکستان میں مذہبی جماعتوں کی سیاست کے حوالے سے جو کردار ادا کیا وہ یقیناً نیک نیتی پر مبنی تھا مگر بے دین جماعتوں سے سیاسی اتحادوں نے جمعیت علماء اسلام اور دیگر مذہبی جماعتوں کو زبردست نقصان پہنچایا۔ وہ جس جمہوری نظام کو سیاسی مجبوری سمجھ کر، اسی نظام میں نقب لگا کر اور اسی نظام کے تحت قائم اسمبلیوں کے ذریعے نفاذ اسلام کی کوششوں میں مصروف رہے اسی اسمبلی سے سیکولر اور بے دین سیاسی جماعت نے انہیں اٹھا کر باہر پھینک دیا۔ آج ان اسمبلیوں میں بے دین طاقت ور ہیں اور اسلام کے علمردار "بیگانی شادی کے دولہا"، بے دین سیاست دانوں کے ڈھنڈورچی، دست نگر اور محتاج محض ہیں۔ اگر مفتی صاحب کے سیاسی تجربوں کو ہی سامنے رکھ کر علماء سیاسیین مستقبل کے لئے کوئی لائحہ عمل متعین کرتے تو آج یقیناً صورت حال مختلف ہوتی۔ ۱۹۷۰ء کے انتخابات میں جمعیت علماء اسلام نے مرکز اور صوبہ سرحد و بلوچستان میں جو کامیابی حاصل کی تھی آج اتنی ہی زیادہ ناکامیوں سے دوچار ہے۔ اس ۲۶ سالہ سیاسی سفر میں اکابر جمعیت نے کتنی کامیابیاں حاصل کیں اور کتنی ناکامیوں کا منہ دیکھا اور اب کہاں کھڑے ہیں؟ یہ "اہل حق" کے نمائندوں کے لئے ایک اہم سوال ہے اور اس کا جواب بھی ان کے ذمہ ہے۔ فی الجملہ جمعیت علماء اسلام پاکستانی سیاست میں مسلک دیوبند کی تباہی اور انتشار و افتراق کا سبب بنی۔

کتاب ۲۰ ابواب پر مشتمل ہے۔ اور یہ واحد کتاب ہے جو مفتی محمود مرحوم کی زندگی پر بھرپور معلومات فراہم کرتی ہے۔ المحمود اکیڈمی نے با تصویر ٹائٹل اور معیاری طباعت کے ساتھ اسے شائع کیا ہے۔ مواد کے اعتبار سے بھرپور کتاب ہے اور لائق مطالعہ ہے

※ خطبات و مقالات مولانا عبید اللہ سندھی، مرتبہ: پروفیسر محمد سرور

ضخامت: ۲۸۷ صفحات، قیمت: ۹۰ روپے

ناشر: سندھ ساگر اکادمی، ۲۱ عزیز مارکیٹ دوسری منزل اردو بازار لاہور۔

امام انقلاب مولانا عبید اللہ سندھی رحمہ اللہ کا وجود اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی تھا۔ وہ سکھ مذہب ترک کر کے اسلام کے دامن رحمت میں آئے تھے اور انہوں نے شعوری طور پر اسلام قبول کیا تھا۔ یہی

© rasailojaraid.com